جمعرات 26- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 26 نومبر 1998ء 6 شعبان 1419 ہجری - 26 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 264

رحمت الٰہی کی وسعت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے کہ

میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ھوالذی یبدء الخلق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے۔ درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی۔ قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے۔ اس کے بعد بلائیں جو انسان کے واسطے مقدر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 146)

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو۔ استغفار کرو۔ نمازوں کو درست کرکے پڑھو۔ ناجائز کاموں سے بچو۔ میں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔

یاد رکھو کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کرکے اپنی حالت کو درست کرلے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 172)

ہاں توبہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے۔ بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے اور جن شہوات عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور تمام یار دوست، گلی کوچے اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جن کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے جب ایسی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے
(ملفوظات جلد سوم ص 425)

سال نو تحریک جدید کے بارے میں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے چند ارشادات
(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 6۔ نومبر 1998ء)
فرمایا۔ "رضاء باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی توفیق بڑھائی جاتی ہے۔"

○ "ہر ایک حاضر اور غائب کو نصیحت ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرے"

○ "جو مالی قربانی کریں گے ان کے نفوس اس کے نتیجہ میں پاک ہوں گے اور دن بدن پاک سے پاک تر ہوتے جائیں گے۔ نتیجتاً ان کے نفوس مزید پاک قربانیاں پیش کریں گے"

○ "درخت کے ساتھ بعض خشک ٹہنیاں بھی ہوتی ہیں لیکن جب تک وہ درخت سے وابستہ رہتی ہیں ان کے ہرا ہونے کی امید رہتی ہے ورنہ وہ جلانے کے کام آتی ہیں۔"

○ "اللہ تعالیٰ بہت سے دکھ چندوں کی بدولت دور کر دیتا ہے اور جو بھی خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان برائے لجنات

○ سالانہ نمائش کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ تمام لجنات نوٹ فرمالیں کہ اب دستکاری نمائش 9-10 دسمبر بروز بدھ جمعرات دفتر لجنہ پاکستان میں منعقد ہوگی۔ سامان نمائش یکم دسمبر تک ضرور پہنچادیں۔

(صدر لجنہ اماءاللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ عذرا منور صاحبہ بنت مکرم قریشی منور احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد ایم ایس سی نے سندھ یونیورسٹی کے امتحان زوالوجی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ موصوفہ ہمارے بزرگ شہید محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امیر سکھر ڈویژن کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ موصوفہ اور ان کے خاندان کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نمبر 36

عالم روحانی کے لعل وجواہر

ہم رسوم کے پابند نہیں

گوجرانوالہ کے آریوں کی طرف سے فروری 1907ء میں ایک نام نہاد مذاہب کانفرنس قرار پائی۔ جس میں شمولیت کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں بھی متواتر خطوط پہنچے اور ساتھ ہی منتظم کانفرنس نے نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت دئے جانے سے معذرت کی اور بہانہ یہ تراشا کہ ایک عالم کے لئے یہ وقت کافی ہے۔ جس پر حضرت صاحب ہی کے مبارک الفاظ میں مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے یہ جواب لکھا کہ۔

"ہم رسوم کے پابند نہیں بلکہ ہم پابند احقاق حقائق ہیں۔ باقی آپ کا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کے لئے ایک گھنٹہ کافی ہے مجھے تعجب ہے کہ یہ بات آپ کیونکر درست قرار دیتے ہیں جبکہ آپ کے وید مقدس لکھنے والوں نے اپنی باتوں کو ختم نہ کیا جب تک کہ وہ ایک (سواری) کے بوجھ کے برابر ہو گئے۔ تو پھر آپ ہم سے یہ امید کیونکر رکھتے ہیں۔ ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گھونٹنا درحقیقت سچائی کا خون کرنا ہے جس کو کوئی راستباز پسند نہ کرے گا۔

اگر علم و فضل کا معیار حد درجہ کے اختصار اور تھوڑے وقت میں ہوتا تو چاہئے کہ وید صرف چند سطروں میں ختم ہو جاتا"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد دوم صفحہ 52-51 مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ناشر بدر ایجنسی قادیان اشاعت 24- دسمبر 1912ء)

بندہ کی فضیلت کا سربستہ راز

سیدنا محمود المصلح الموعود نے رسالہ تشحیذالاذہان کے شمارہ 10 فروری 1907ء میں صفحہ 4 پر ایک ایمان افروز واقعہ سپرد قلم فرمایا جو ہمیشہ آب زر سے لکھا جائے گا۔ آپ نے لکھا:-

"ایک شخص نے تحریر کیا کہ یہاں اور بہت لوگوں کو الہام ہوتا ہے مجھ کو خواب بھی نہیں آتی۔ آپ دعا کریں کہ مجھ کو بھی الہام ہوا کریں۔ کیونکہ میری عمر کا ایک بہت بڑا حصہ اس میں گزرا ہے۔ اس لئے کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میری مراد پوری ہو جائے۔ اس پر جو حضرت صاحب نے حکم تحریر کیا ہے اس قابل ہے کہ ناظرین رسالہ ہٰذا بھی اس سے مطلع کئے جائیں۔ کیونکہ یہ اس امام برحق کے الفاظ ہیں جس کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے جواہرات سے بڑھ کر قیمت رکھتا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ جواب دیا۔

"الہام خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ بندہ کی الہام میں فضیلت نہیں بلکہ اعمال صالحہ میں فضیلت ہے اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس میں راضی ہو۔ سو نیک کاموں میں کوشش چاہئے تاکہ موجب نجات ہو

والسلام مرزا غلام احمد"

ہمارا مشفق آقا

○ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 26- دسمبر 1925ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے سٹیج سے "ذکر حبیب" کے زیر عنوان تقریر کرتے ہوئے یہ دلچسپ واقعہ بیان فرمایا کہ 1905ء میں ہم سب لوگ باغ میں مقیم تھے جہاں حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب نے چند چھوٹے چھوٹے پودے لگوائے تھے۔ جنہیں لوگوں کے ادھر ادھر پھرنے سے کسی قدر نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور بعض اور دوست بھی ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت میر صاحب تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ "ہم نے بڑی مشکل اور بڑی احتیاط کے ساتھ یہ پودے لگائے تھے جو لوگوں کی بے احتیاطی سے خراب ہو جائیں گے۔" یہ سن کر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا

"آپ کو اپنے درخت پیارے ہیں اور مرزا کو اپنے مرید پیارے ہیں"

(الفضل 15- جنوری 1926ء صفحہ 3)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 27- نومبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس
1-00 رات- فرام دی آرکائیوز
3-30 رات- ہومیوپیتھی کلاس
4-35 رات- عربی زبان سیکھئے
5-40 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس
6-00 صبح- لقاء مع العرب
6-55 صبح- کوئز- تاریخ احمدیت
7-00 صبح- اردو کلاس
8-35 صبح- عربی زبان سیکھئے
8-55 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سجرے پھل
9-45 صبح- ہومیوپیتھی کلاس
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس
12-00 دوپہر- پشتو آئٹم- روشنی کا سفر
12-20 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان
1-50 دوپہر- لقاء مع العرب
2-45 دوپہر- اردو کلاس
3-55 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے
5-45 رات- نظم- درود شریف
6-00 رات- خطبہ جمعہ
7-05 رات- ڈاکومنٹری- صنعتی نمائش
7-30 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ
8-45 رات- خطبہ جمعہ
9-55 لقاء مع العرب
11-00 رات- اردو کلاس

ہفتہ 28- نومبر 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر سبق نمبر 122
2-00 رات- طبی معاملات- ہائی بلڈ پریشر
2-40 رات- خطبہ جمعہ
3-55 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ
5-35 رات- چلڈرنز کلاس نمبر 122
6-05 صبح- لقاء مع العرب
7-05 صبح- خطبہ جمعہ 98-11-27
8-10 صبح- اردو کلاس
9-15 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس سبق نمبر 122
12-15 دوپہر- سرائیکی پروگرام حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 29-7-95
1-15 دوپہر- طبی معاملات- بلڈ پریشر
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب
2-45 اردو کلاس
3-55 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر
5-40 رات- ڈینش زبان سیکھئے
8-05 رات- چلڈرنز کلاس 98-11-28
9-10 رات- لقاء مع العرب
10-10 رات- سمپوزیم- حضرت مسیح موعود کی زندگی پر
10-30 رات- التفسیر الکبیر- پروگرام نمبر 20
11-30 اردو کلاس

اتوار 29- نومبر 1998ء

1-55 رات- چلڈرنز کلاس قرآن کوئز
2-15 رات- مجلس سوال و جواب ماریشس کے احباب کے ساتھ 98-6-7
3-30 رات- چلڈرنز کلاس
4-35 رات- ڈینش زبان سیکھئے
5-55 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز
6-15 صبح- لقاء مع العرب
7-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر
8-10 صبح- اردو کلاس
9-25 صبح- ڈینش زبان سیکھئے
9-45 صبح- چلڈرنز کلاس
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر قرآن کوئز
12-15 دوپہر- خطبہ جمعہ 98-11-27
1-35 دوپہر- مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ
2-45 دوپہر- لقاء مع العرب
3-45 سہ پہر- اردو کلاس
5-30 رات- چینی زبان سیکھئے
8-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
9-05 رات- لقاء مع العرب
11-00 رات- اردو کلاس

دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ

جو لوگ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے وہ ان باتوں کی پروا نہیں کرتے انہیں اس بات کی غرض ہی نہیں ہوتی کہ ان کے دیئے ہوئے مال کا ذکر بھی کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے یعنی آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ جو شخص روحانی مال دولت اور جائیدادیہاں جمع کرے گا وہ خوشحال ہوگا ورنہ یہاں سے خالی ہاتھ جانا ہوگا اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس وقت نہ مال کام آئے گا نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز جن کے لئے دین کے پہلو کو چھوڑا تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک صلاح الدین صاحب- قادیان

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اپنی قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میری عمر قریباً اکیس سال کی ہو گی جب سردار سندر سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور نے رسالہ (فوج) کے ایام ملازمت میں مجھے قبول احمدیت کی ترغیب دی۔ وہ سکھوں کی قوم میں سے ہونے کے باوجود توحید پرستی کے شیدائی تھے۔ میں انہی دنوں رسالہ نمبر2 ملتان سے سیالکوٹ تبدیل ہو کر آیا تھا یہی بات ہمارے اجتماع کا باعث بنی وقتاً فوقتاً سرگرم مذہبی مذاکرہ بھی اس کا قوی سبب بنا۔

چونکہ سردار سندر سنگھ صاحب نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اکثر کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا اس لئے وہ ہمیشہ گفتگو میں غالب رہتے۔ ایک دن تنگ آ کر میں نے ان سے یوں عرض کی۔ سردار صاحب! کہانیاں تو آپ ایک طرف رکھیں وہ ہر مذہب میں موجود ہیں آپ فی زمانہ اپنے دین میں کسی ایسے بزرگ کا نام لیں جو مقبول ایزد ہو۔ اس کی دعائیں سنی جاتی ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ رکھتا ہو۔ جواب پاتا ہو۔ اس کے کچھ معجزات ہوں۔ تب تو اس دین کو ترجیح دینا قابل قبول اور اس بزرگ کی پیروی کرنا نفع مند اور خدانما بنا سکتی ہے ورنہ روز بروز کی گفتگو میں کسی مذہب کی سچائی اچھی طرح واضح نہیں ہو سکتی۔ سردار سندر سنگھ صاحب نے بلا تامل حضرت مرزا صاحب کا نام لیا اور آپ کے چند معجزوں کا ذکر کیا اور آپ کے مقبول خدا ہونے کی حقیقت بیان کی۔ میں نے آپ کی کتابوں کا کھوج لگایا اور کچھ پڑھیں اور رسالہ سے پہلی رخصت پر ہی جو گھر جانے کے لئے ملی میں نے قادیان کا رخ کیا اور کم و بیش ایک ہفتہ قادیان میں ٹھہرا۔

ایک روز الحاح اور دردمندانہ دعا کے بعد میں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے عرض کی کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں حضرت صاحب کی بیعت بھی کر لوں اور رہوں سکھ مذہب میں ہی۔ آپ نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب سے دریافت کر کے بتا سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ذکر کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں ہم ان کی بیعت لے لیں گے۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ نے میری بیعت لی اور دعا کی۔ یہ 1894ء کی بات ہے رخصت میں میں نے اپنے گاؤں میں نماز بھی سیکھی اور ورد و وظائف بھی پڑھتا رہا۔ رسالہ میں واپس آ کر میں نے کچھ دن حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا درس قرآن مجید بھی سنا۔

ایک دن دوپہر کے وقت وضو کر کے میں کچھ پڑھتا پڑھتا سو گیا تو خواب میں اپنے آپ کو اندھا پایا۔ گھبرا کر اٹھا۔ ظاہری آنکھیں بخیریت تھیں۔ کچھ تسلی ہوئی۔ خواب کی تعبیر کے لئے تشویش بھرے دل سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کارڈ تحریر کیا۔ جواب آیا کہ استغفار بہت کرو اور دعا کرو۔ دین کی کمزوری پر دلالت کرنے والا خواب ہے۔ چند دن بعد ایسا ہی ہوا۔ میرے بھائیوں کی مہربانی سے درس قرآن سے مجھے روک دیا گیا جو میری روحانی اصلاح کا بہترین ذریعہ تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب پر اللہ تعالیٰ رحمت و فضل کی سدا بارش رکھے۔ ان کے درس قرآن کا یہ حصہ اب تک مجھے خوب یاد ہے کہ کسی انسان کے خوف سے جو شخص نماز کو ٹالتا ہے وہ بھی مشرک ہے۔ اس فقرہ نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت میں بکلی داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو آپ ہی نے مجھے سبقاً سبقاً باترجمہ قرآن کریم ختم کروایا تھا۔

حضرت صاحب کی دعا اور توجہ نے روز بروز احمدیت کی طرف میرے قدم میں تیزی پیدا کی اور رسالہ کی بڑھتی ہوئی دنیاوی ترقی کو میرے دل میں کوئی بڑی حیثیت پیدا کرنے کی گنجائش نہ دی۔ میری عمر جوانی کی تھی۔ سوا تین سال کی ملازمت کے اندر اندر لیس دفعدار ہو جانا اور چند ہی مہینوں میں دفعداری کی امیدیں بڑھنا۔ شادی شدہ ہونا۔ فوجی کرتبوں میں بڑھے رہنا۔ انعام حاصل کرنا اور افسران کی نظر عنایت کے دھوکے۔ یہ سب مل ملا کر اکثر مجھے پریشان کرتے تھے کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔

بفضل ایزدی آخر ایک دفعہ میں نے فیصلہ کی ٹھانی اور حضرت صاحب کو خط لکھا کہ میں اسی موجودہ صورت میں دینی شعار کو پورا کرتا ہوں تو میری یہ طرز کیا موجب نجات بن سکے گی یا نہیں؟ جواب آیا کہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جواب بالکل درست تھا اور آئے دن کی پریشانی کے رفع کرنے کے لئے حکم اکسیر رکھتا تھا۔ چھپ چھپ کر نماز پڑھتا' جھٹکہ کا گوشت نہ کھاتا' رمضان کے روزے بھی چھپ چھپ کے رکھے لیکن پھر بھی ساتھیوں کو علم ہو گیا۔

ہمارے سکواڈرن اور ٹروپ کے سردار بڑے دانا تھے۔ انہوں نے ایک رات مجھے سمجھایا یہ بھی کہا کہ لکشمی دیوی کو لات مت مارو۔ ملازمت میں جلدی ترقی کرو گے پکے ہوئے جھٹکے کے گوشت کا نذرانہ پیش کیا اور کہا کہ اگر آج تم نے یہ کھا لیا تو پھر ہم کسی کی شکایت بھی تمہارے خلاف نہیں سنیں گے۔ سکھ ہونے پر یہی شہادت کافی ہے۔ سردار سندر سنگھ صاحب نے تو یہ گوشت ذرا سا کھا لیا اور میں وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ پس صبح کو تو مجھ پر غضب کی آندھی اُمڈ آئی اور کمانڈنگ آفیسر کے کان خوب ہی بھرے گئے وہ پہلے ہی بہت دشمن تھا اب فوج میں مذہبی چرچا اور سکھوں کی فریاد نے تو اس کو میرے بارے میں خوب ہی تیز کر دیا۔ بالآخر میں نے استعفیٰ دیا اور بستر باندھ کر سیدھا قادیان پہنچا۔ تمام پریشانیاں دور ہو گئیں اور خدا تعالیٰ کی ڈھارس نے دل کو ازحد استواری بخشی۔

میرے بھائی نے سنا تو وہ بھی قادیان میں تشریف لے آئے اور دوسرے بزرگوں نے بھی جن میں میرے تایا صاحب' خسر صاحب اور چند دیگر رفقاء تھے قادیان سے لے جانے میں ازحد ہمدردی کا اظہار کیا لیکن وہ ناامید ہو کر خالی واپس تشریف لے گئے۔ یہ 1895ء کا واقعہ ہے۔

قادیان میں میری خوش قسمتی سے حضرت مسیح موعود کے علاوہ استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب' استاذی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب میرے بہترین خیرخواہ اور معلم تھے۔ تعلیم و تربیت کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کرتے ہوئے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سامنے کھڑے ہو کر تاکیداً ارشاد کیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بڑی ہی ہمدردی سے۔ جس کے بیان کرنے سے میں بالکل ہی قاصر ہوں۔ میرا تعلیمی پہلو باوجود میری بڑی بے اعتنائی کے جتنا بھی ان کے بس میں تھا پورا کیا اور جتنی کمی رہی وہ میری طرف سے رہی نہ کہ ان کی طرف سے۔ آپ نے قرآنی درس کے علاوہ روزانہ بڑی محنت سے حدیث بھی ختم کروائی اور صرف' نحو' معانی وغیرہ سے بھی اچھی استعداد بہم پہنچادی۔

ہائی سکول قادیان میں میں نے قریباً انتیس سال ٹیچر کے طور پر کام کیا۔ میں نے اپنی ملازمت' آئندہ دنیاوی ترقی' جائیداد اور عزیز و اقارب چھوڑے تو خدا خود میرا کفیل ہو گیا اور اس نے مجھے کبھی محتاج نہیں کیا۔

حضرت بھائی صاحب ماضی کا ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ملازمت کی بڑھتی ہوئی خواہش کو پورا کرنے کے لئے قریباً اٹھارہ سال کی عمر میں جبکہ میں مڈل پاس کر چکا تھا سجدہ میں گر کر آبائی رسم کے مطابق گورو گرنتھ صاحب کے آگے استمداد کے لئے دیر تک پڑا رہا اور دعا کرتا رہا۔ پھر ایک عمر تک اپنی اس نازیبا حرکت کا خیال آنے پر اب بھی میں ویسا ہی کھسیانہ سا ہو کر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

میں خدا تعالیٰ کے اس انعام کا کس طرح شکر ادا کروں کہ اس نے مجھے توحید سے دوری کی زندگی سے نجات بخشی۔ ہاں مزید برآں ایسے برے ماحول سے مخلصی بھی ہو اور پھر وہ قدوس ہستی اپنے فضل سے اپنے ناچیز بندے کی دعائیں بھی سنے' اس کو ہر غلطی سے بچائے بھی رکھے اور اپنی ایمان افروز آوازوں' رؤیائے صالحہ اور کھلے کھلے مکاشفات سے اسے بہرہ اندوز بھی رکھے اور مجھے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ہی یقین ہو گیا گویا کہ میں اس کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہوں جس سے مجھے تہذیب اخلاق کے اکتساب میں ہر وقت ہی مدد ملتی رہتی ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز (اردو) جلد 39 نمبر3 بابت مارچ 1940ء صفحہ 7 تا 16)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کی شادی سکھ ہونے کی حالت میں ہوئی تھی اس سے تو لاتعلقی ہو گئی۔ احمدی ہونے کے بعد حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں مکرم مرزا افضل بیگ صاحب کی بیوہ بہن سے دوسری شادی ہوئی اور ان کا بیان ہے۔

"خدا کے فضل سے میں نے اس شادی سے ایسا سکھ پایا کہ شاید ہی کسی نے پایا ہو گا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر762)

آپ کے اکلوتے فرزند مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب مرحوم فوج میں میجر کے عہدے پر پہنچے آپ کے تین دامادوں کے نام یہ ہیں (1) حضرت مولوی فضل دین صاحب نائب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ رہے (2) حضرت مولوی فرزند علی صاحب جو ناظر امور عامہ و خارجہ اور ناظر بیت المال رہے۔ (3) محترم چوہدری محمد اسحاق صاحب ابن مولوی فخرالدین صاحب۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں آپ نے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مولوی محمد دین صاحب کی تیمارداری کمال ایثار و قربانی سے کی۔ حضرت اقدس ان کے لئے خود دوائی بنا کر بھجوایا کرتے۔

ایک شدید خطرہ پیدا ہونے پر حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے گھروں کا راتوں کو پہرہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سفر جہلم (15۔ جنوری 1903ء) میں آپ کو حضور کی مشایعت کا شرف حاصل ہوا۔ سفر دہلی (22۔ اکتوبر 1905ء) میں امرتسر کے مقام پر حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کا بیان ہے کہ جب حضور پر خشت باری ہوئی تو عین اس وقت کسی شخص نے حضور کو تحفہ "السلام علیکم" بھی پہنچایا۔

آپ کی قلمی و دیگر خدمات

آپ کی تحریر میں تاثیر۔ جاذبیت اور تصوف کی چاشنی ہے۔ الفضل میں آپ کے بے شمار مضامین شائع ہوئے۔ دنیا کا سب سے بڑا محسن' رحمۃ للعٰلمین' اول وقت نماز ادا کرنے میں برکت' صراط مستقیم کیا ہے' آنحضرت ﷺ معلم خیر کی حیثیت میں' مومنانہ اخوت وغیرہ۔ آپ ایک عرصہ تک مدرسہ قادیان میں بطور مدرس فرائض سرانجام دیتے رہے اسی طرح بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔

شدھی کی تحریک میں آپ شامل ہوئے اور دوران سفر آگرہ تک امیر مقرر کئے گئے اور بعد ازاں آپ کو ضلع متھرا میں مقرر کیا گیا۔ 31۔ جولائی 1923ء کو حضرت مصلح موعود نے تعریفی کلمات میں آپ کی خدمات کو سراہا اور مبارکباد دی۔

انتقال

ربوہ میں 9۔ جولائی 1957ء کو عید کے روز ساڑھے نو بجے چوراسی سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ بعد نماز عصر حضرت مصلح موعود نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔

صاحب کشف والہام تھے۔ ایک لمبا عرصہ تک حضرت مسیح موعود کا قرب نصیب ہوا اور دعاؤں اور عبادت میں خاص شغف رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ وکٹوریہ کا پہلا جلسہ سالانہ

(آسٹریلیا): خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ وکٹوریہ کا پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 27- ستمبر بروز اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کا افتتاح مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا نے کیا۔ اس پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد مہمانوں سمیت 108 رہی۔

اس جلسہ کے انعقاد کے لئے Doveton Public Hall کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ مقامی خدام نے ایک روز قبل ہی اس ہال کو جلسہ کے لئے تیار کیا۔ ہال کو مختلف بینرز اور چارٹس کی مدد سے مزین کیا گیا۔ خواتین کے لئے پردہ کی رعایت کے ساتھ ہال کی پارٹیشن کی گئی تھی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات پر شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا اور پہلے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی کل تعداد 75 تھی اور آج اللہ کے فضل سے صرف میلبورن وکٹوریہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد افتتاحی اجلاس میں ایک سو ہو چکی ہے۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔ جس میں تمام حاضرین شامل ہوئے۔

افتتاحی اجلاس و دعا کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم ملک محمد اختر صاحب مجوکہ نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے جلسے کے اغراض و مقاصد اور اس کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ جب کہ مکرم ضیاء الرحمٰن خان صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے موضوع پر اظہار کیا۔

ان دونوں تقاریر کے بعد پندرہ منٹ کے لئے چائے کا وقفہ ہوا جس کے بعد مزید تین تقاریر اردو میں ہوئیں۔ سیرت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر مکرم ارشد سعید صاحب نے تقریر کی۔ میرا قبول احمدیت کے عنوان پر مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے اظہار خیال کیا۔ جبکہ تیسری تقریر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ ملبورن کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا مستقبل اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر مغز تقریر کی۔ کھانے کے واقعہ اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم اسامہ احمد چوہدری صاحب نے Exalted Status of The Promised Messiah کے عنوان پر تقریر کی جبکہ دوسری تقریر مکرم نیک محمد صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا نظام خلافت اور اس کی برکات۔ ان تقاریر کے بعد فیجی سے تشریف لائے ہوئے مہمان ڈاکٹر شوکت علی صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔

تیسرے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم کریم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ملبورن نے Ahmadiyyat an Introduction کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم اسامہ الیاس خان صاحب نے Islam and Humanrights کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا سے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ آخری اجلاس میں علاقہ کے ایک کونسلر بھی شامل ہوئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس پہلے جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی میں خواتین نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اور تقریباً سوا گھنٹے پر مشتمل پروگرام صرف خواتین کے لئے مختص تھا۔ اس میں خواتین نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ اس تمام پروگرام کے لئے خواتین کو پردہ کی سہولت کے ساتھ علیحدہ جگہ مہیا کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مفید نتائج سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 13- نومبر 98ء)

مناجات

پیار ہی پیار ہو قسمت میں نہ کوئی تادیب
بس ترے پیار کا طالب ہے یہ اک دل کا غریب

دیکھ سکتی ہی نہیں ہیں مری آنکھیں اس کو
خود اُتر آتا ہے آنکھوں میں تو ہے کتنا قریب

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ قصّہ کیا ہے؟
باوجودیکہ ہے تو دُور مگر اتنا قریب

فضل سے اپنے گناہوں سے بچا کر رکھنا
اپنے بندوں کا تُو ہے خاص نگہبان و رقیب

پیار تیرا ہو محلّل کہ میں اس میں گھل جاؤں
ہو کے یکجان میں ہو جاؤں ترے اتنا قریب

پھر اسی حال میں جنت میں بلا لینا مجھے
مستحق گرچہ نہیں پر مجھے جنت ہو نصیب

سید امین احمد

متفرق خدمات

1- جب کنور دلیپ سنگھ جج لاہور ہائی کورٹ نے ایک غیر مسلم کو بری کر دیا جس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہایت دلآزار کتابچہ لکھا تھا اور حضرت سید دلاور شاہ صاحب ایڈیٹر "مسلم آؤٹ لک" لاہور کو سزا دے دی گئی تھی کہ آپ نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا تھا تب حضرت مصلح موعود کی تحریک پر ہندوستان بھر میں احتجاجی جلسے ہوئے اور حکومت کو جھکنا اور قانون میں ترمیم کرنا پڑی۔ قادیان کے جلسے میں "بھائی عبدالرحیم صاحب مدرس اعلیٰ تعلیم الاسلام ہائی سکول" نے ایک قرارداد پیش کی تھی۔ (الفضل 26- جولائی 1927ء صفحہ 7 کالم 1)

2- حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال' حضرت مصلح موعود کے انتخاب آپ کی بیعت اور نماز جنازہ اور تدفین کے بارے سرکردہ احباب جماعت کی طرف سے اعلان مورخہ 14-3-15 میں آپ کا نام نامی "(یعنی مولوی) شیخ عبدالرحیم صاحب" بھی درج تھا۔

3- حضرت مصلح موعود کے بعض سفروں میں حضرت بھائی جی کی معیت کا بھی علم ہوتا ہے۔ مثلاً 1924ء کے ایک سفر میں لاہور میں دو روز حضور کے ساتھ سیر کے لئے جانے والوں میں آپ بھی شامل تھے جبکہ حضور طبی مشورہ سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ (الفضل 22- فروری 1924ء صفحہ 2 کالم 1)

حضور کے نزدیک آپ کا روحانی مقام ایسا اعلیٰ تھا کہ غالباً 1952ء میں جب پاکستان میں فتنہ زوروں پر تھا تو حضور نے حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب کو اپنے قلم سے ایک مکتوب قادیان بھجوایا خاص طور پر دعا کے لئے اور یہ کہ اگر کوئی انکشاف ہو تو اس سے اطلاع دیں۔ (فتنہ اتنا بڑھا کہ بالآخر حضور پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا تھا)

سکول کے فریضہ تدریس کے علاوہ حضرت ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی کو ان کے طالب علمی کے زمانہ میں دینی تعلیم دیتے رہے جس کے لئے ملک صاحب بے حد ممنون تھے۔ 1917ء کے ماہ رمضان میں حضرت مصلح موعود روزانہ بیت اقصیٰ میں درس قرآن دیتے تھے اور قادیان میں مختلف مقامات پر علماء سلسلہ بھی۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ

"دارالعلوم میں نماز ظہر سے قبل جناب مولوی شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم سابق سردار جگت سنگھ بخاری کا درس دیتے ہیں۔"

(الفضل 7- جولائی 1917ء)

انفاق فی سبیل اللہ میں آپ السابقون میں سے تھے۔ ایک چوتھائی کے موصی ہونے کے علاوہ آپ نے الٰہی تحریک چندہ تحریک جدید کے ابتدائی انیس سالوں میں قریباً دو ہزار روپے دینے کی توفیق پائی تھی۔

مجلس مشاورت میں بھی آپ کو شرکت کا موقع بعض دفعہ ملا۔ حضرت مصلح موعود نے اسے اتنا بڑا اعزاز قرار دیا ہے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتا تو وہ بھی اس پر فخر کرتا اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء ص 15)

حضرت مصلح موعود نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ہندوؤں میں سے بعض ایسے لوگ اس سلسلہ میں آئے ہیں کہ ان کی خدمات اور غیرت...... پر رشک آتا ہے۔..... بھائی عبدالرحمان قادیانی اور بھائی عبدالرحیم قادیانی کا نام لیا۔ میں اپنے ان دونوں مخلص بھائیوں کو جن کے ساتھ مجھے خصوصیت سے ہمیشہ سے محبت ہے مبارکباد دیتا ہوں۔ وہ خدا کے رحم اور فضل سے اپنی اس ایمانی قوت میں اتنی ترقی کریں کہ دس ہزار نہیں دس لاکھ کے برابر ہوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایسی ہی توفیق دے۔ آمین"

(الحکم جلد 25 نمبر 30' 7- اگست 1923ء ص 2)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

محمد مقصود احمد منیب صاحب

سندھ (ایک تعارف)

باب الاسلام 'سندھ' سرزمین ہندوستان میں اسلام کا اولین مرکز رہا ہے۔ پاکستان کا جنوب مشرقی صوبہ 'سندھ زمانہ قدیم ہی سے تہذیب و ثقافت کا بھی مرکز رہا ہے۔

برصغیر کی قدیم تہذیبیں ہڑپہ 'موئن جودڑو' کوٹ عامری' کوٹ ڈی جی اسی وادی میں پروان چڑھیں۔ جو تہذیب انسانی کے لئے سندھ کا اپنا ایک مخصوص عطیہ ہیں۔

سندھ کے شمال مغرب میں پنجاب اور بلوچستان ہیں اور مشرق و جنوب میں سندھ' ہندوستانی علاقے سے گھرا ہوا ہے۔

جنوب مغرب میں بحیرہ عرب کا ڈیڑھ سو میل لمبا ساحل موجود ہے۔

سندھ کی رگ حیات دریائے سندھ ہے جو سندھو سے ماخوذ ہے اور یونانی مورخین نے اِنڈ' ہند اور انڈیا سے اس کو انڈس لکھا اور عربوں نے مہران نام دیا۔

گیارہ اضلاع پر مشتمل صوبہ سندھ کا دارالحکومت کراچی ہے جو قیام پاکستان کے وقت پہلا وفاقی دارالحکومت بنا۔

قدیم تاریخ

سندھ کی تاریخ کا آغاز شہنشاہ داریوش اول کے تحت ایران کے واسطے سے ہوتا ہے۔ جب سندھ کو ایرانی سلطنت میں شامل کیا گیا۔ اور اس کے دو سو سال بعد سکندر اعظم بھی سندھ سے گذرا اور سندھ فتح کیا۔

سکندر کی وفات کے بعد سندھ سلوکس نکیتر' چندر گپت موریا' باختری' یونانیوں' پارتھیوں' ستھیوں اور کوشانوں کے تسلط میں رہا۔ تیسری سے ساتویں صدی میں یونانیوں کے زیر اثر رہنے والے سندھ میں' جب 711 عیسوی کو منوؔ کے قوانین میں چھوت چھات کی سختیوں کی وجہ سے رعایا ہندو حکمرانوں سے ناراض ہوئی۔ تو محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دی یوں برہمن راج کا سندھ میں خاتمہ ہو گیا۔

اسلام کی آمد

عمادالدین محمد بن قاسم نے اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور حکومت میں حجاج بن یوسف کے کہنے پر سندھ پر حملہ کیا اور دیبل میں چار ہزار عرب بسائے۔ سندھ کے اکثر رؤساء محمد بن قاسم کے حسن سلوک کی وجہ سے اس کے جھنڈے تلے آنے لگے۔ یوں محمد بن قاسم صرف ڈیڑھ سال کے قلیل عرصے میں دارالحکومت الرور موجودہ روہڑی' اسکلندہ موجودہ اُچ' قلعہ بھائیہ موجودہ بہاولپور کو تسخیر کرتا ہوا ملتان آ پہنچا۔ پھر 1175ء تک اموی اور عباسی نظم و نسق سندھ میں قائم رہا۔

1175ء میں سلطان محمد غوری نے ملتان اور سندھ کی ولایت فتح کی۔

1295 اور 1315ء کے درمیان مغلوں نے سندھ پر حملہ کیا لیکن غازی ملک تغلق نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔

1462ء سے 1517ء تک سمہ خاندان کا اقتدار سندھ پر رہا۔ یہ حکمران جام کہلاتے تھے۔

صمصام الدولہ غلام شاہ کے عہد میں تالپور قبیلے نے کثرت تعداد کی بدولت قوت پکڑی اور 1783ء میں تالپوروں کی حکومت قائم ہوئی۔

تالپوروں کے مورث اعلیٰ ثالہ (طلحہ) کو حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کی اولاد سے بتایا جاتا ہے۔ یہ خاندان دسویں صدی عیسوی میں بلوچستان سے سندھ آیا۔ اور ڈیڑھ سو سال میں ان کی نسل سندھ میں پھیل گئی۔ تالپوروں کے تین سرداروں نے کلہوڑوں کو سندھ سے نکالا اور یوں سندھ تین حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ تقسیم شدہ سندھ کے صدر مقام حیدر آباد' میر پور خاص اور خیر پور قرار پائے۔ تالپوری حکمران " میران سندھ " کے نام سے معروف ہوئے۔

انگریزی راج

میران سندھ کے عمدہ نظم و نسق اور عالی خیالی کے باعث سندھ کو ایک مدت تک امن و امان اور خوشحالی میسر رہی۔ یہاں تک کہ انگریزی عہد حکومت کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ 1847ء میں سندھ پر انگریزی حکومت کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ اور یہ علاقہ دوری اور انگریزی حکومت کی عدم توجہی کی وجہ سے آہستہ آہستہ برطانوی ہند کے پسماندہ علاقوں میں شمار ہونے لگا۔ کیونکہ بمبئی کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں سندھ کی تعلیمی اور معاشی حالت و ترقی کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔

1916ء میں ہندو مسلم اتحاد کی تحریک ناکام ہوئی لیکن 1919ء کی اصطلاحات میں مسلمانان سندھ کو نظرانداز کر دیا گیا۔ 1928ء میں جناح کے چودہ نکات کا ایک مطالبہ کہ سندھ کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے' پیش کیا گیا۔ یہ مطالبہ بہت جگہوں پر مختلف مواقع پر پیش کیا گیا۔ جب پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا تو اس کی حیثیت مستقل صوبے کی شکل میں قائم کر دی گئی۔

جغرافیائی کیفیت

تین پہلو بہ پہلو پٹیوں کی صورت میں پھیلا ہوا سندھ' اپنے وسط میں زرخیز سیلابی مٹی کا ایک میدانی سلسلہ رکھتا ہے۔ جسے دریائے سندھ کا طویل اور بل کھاتا ہوا نقرئی خط قطع کرتا ہے۔ مغرب میں کوہ کھیرتھر کا چٹانی سلسلہ اور مشرق ایک ریگستانی پٹی میں گھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

نیم گرم منطقے میں واقع ہونے کے باعث سندھ میں موسم گرما میں سخت گرمی اور سرما میں شدید سردی پڑتی ہے۔

وسطی وادی میں زیادہ تر ببول کا خودرو درخت اگتا ہے جس کے گھنے جنگلات دریائے سندھ کے کنارے کنارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیر' لئی یعنی جھاؤ' کریر یعنی کیر اور کنڈی یعنی جانڈ کے درخت بھی عام پائے جاتے ہیں۔

وادی مہران کا یہی وسطی حصہ آم' کیلا' کھجور' امرود اور نارنگی کے بار آور درختوں کے باغات کے لئے بہت موزوں ہے۔

سندھ میں بیلوں' بکریوں اور اونٹوں کی بہترین نسلیں پالی جاتی ہیں۔ اور سندھ کے کچے کے علاقے میں اونٹوں کو باقاعدہ رقص کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

جنگلی جانوروں میں جنگلی بکرا سرہ' اڑیال یا گڈہ یعنی جنگلی بھیڑ بھی پائی جاتی ہے۔

سندھ کے زیریں چٹانی میدانوں اور مشرقی خطے میں ہرن بھی پایا جاتا ہے اور چرخ' گیدڑ' لومڑی' رتل' عام بھورا نیولا اور سیہی بھی عام طور پر ملتا ہے۔

خاص وسطی سیلابی پٹی میں پھاڑو یعنی بارہ سنگا اور جنگلی سؤر بھی نظر آتے ہیں۔

سندھ کی مخلوط آبادی کے باوجود کئی گروہوں کا نسلی پس منظر نمایاں ہے۔ قدیم نسلوں میں سے پنیہ' تکہ اور مید کے نام سندھ کی تاریخ میں ملتے ہیں۔ ان میں سے صرف میہوں کی اولاد بہت سے گروہوں کی شکل میں باقی رہ گئی ہے جو پیشہ ور ماہی گیر ہیں۔ یہ میہوں کہلاتے ہیں اور مہانوں بھی۔

زبانیں

سندھ' وادی مہران میں عوام کی زبان سندھی ہے۔ جو سندھ کی قدیم زبان ہے۔ علاوہ ازیں سرائیکی اور بلوچی بھی بولی جاتی ہے۔ سندھی زبان کی خاص پانچ بولیاں ہیں۔

اترادھی جو شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے۔

لاڑی جو جنوبی علاقے کی زبان ہے۔

کوہستانی مغربی پہاڑی علاقے کی زبان

کچھی میمن لوگ نیز کچھ اور کاٹھیاواڑ کے مہاجر بولتے ہیں۔

میر جتکی یہ ایک قدیم بولی ہے جو میر اور جت قبائل میں رائج تھی۔

زراعت

سندھی اقتصادیات کا سب سے بڑا وسیلہ زراعت ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی نقطہ نگاہ سے جانوروں کی افزائش نسل اور ماہی گیری کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سندھ میں کثرت سے جھینگا مچھلی' پتھون' سرمئی' پڑا اور کھگا مچھلی پائی جاتی ہے۔

معدنیات

معدنیات میں سے سندھ میں جپسم' مٹیان' اینڈ رائٹ' چونے کا پتھر چاک' ڈولو مائٹ' سیلکاریت' پینٹر مائٹ' گندھک' فلنٹ اور جہیل کا نمک وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کوئلہ' گیس اور پیٹرولیم بھی دستیاب ہے۔ اور اب سیلیسائٹ' لیٹرائٹ اور باکسائٹ کا بھی پتہ چلا ہے۔

صنعتی اعتبار سے سندھ پاکستان کا ایک ترقی یافتہ علاقہ ہے۔ کپاس کی ایک تہائی ملکی پیداوار سندھ سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔

سندھ میں رسل و رسائل کے وسائل میں سڑکیں' ریل' آبی رستے اور ہوائی راستے بھی موجود ہیں۔

دریائے سندھ کی زرخیز زیریں وادی زمانہ ما قبل تاریخ سے مقامی تہذیب و ثقافت کا مظہر رہی ہے۔

مشرق میں وسیع صحرائی پٹی' جنوب میں سمندر اور مغرب میں کوہستانی سلسلے ہونے کے باعث سندھ ایک خود کفیل علاقہ رہا ہے۔ للذا سندھ نے بیرونی دنیا سے نسبتاً کم باتیں مستعار لی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے فنون' کھیل کود' موسیقی اور روایات پر مخصوص مقامی رنگ کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔

شمال کے موئن جودڑو سے سرخ نقشیں برتن ہوں یا فنکارانہ مہریں ہوں سب کے سب اپنی نظیر آپ ہیں۔

صنعت و حرفت

سندھ میں تیار ہونے والا کپڑا' سنڈون' عہد قدیم میں مغربی ممالک کو برآمد کیا جاتا رہا ہے۔ دیہاتی کلچر میں ظروف سازی میں رنگ و صناعی کے موجودہ نمونے قدیم برتن سازی کی یاد تازہ کرواتے ہیں۔ اس سے ان قدیم فنی روایات کے تسلسل کی نشان دہی ہوتی ہے۔ جس کا مظہر آج کی نہایت نفیس ظروف سازی' چمڑے اور تنکوں کا کام ہے۔ اور روغنی اینٹیں اور ٹائیلیں سچل سرمست کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

لاکھ سازی' دری بافی' سلائی اور زردوزی بھی عمدہ مظہر روایات قدیمہ ہے توشک سازی یعنی رلیاں بنانا بھی سندھ کا ایک مشہور فنی کام ہے۔ جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جوڑ کر ایک چادر کی صورت میں بنائی جاتی ہے۔

سندھی کڑھائی پاکستان بھر میں مشہور ہے۔ پنجاب کی لڑکیاں بھی اپنے کپڑوں کو اس کڑھائی سے مزین کرتی ہیں۔ اور اس کو سندھی ٹانکے کا نام دیا جاتا ہے۔

سندھی ٹوپی بھی ایک خوبصورت روایت ہے۔ جس پر سامنے کے حصے میں محراب بنی ہوئی بہت بھلی لگتی ہے۔ یہ ٹوپیاں مختلف قسموں اور مختلف قیمتوں کی ہوتی ہیں۔

دستی چھینٹیں یعنی اجرک' بلیور' چھر جو کم کے اعلیٰ نمونے سندھی تہذیب کا ہی خاصہ ہیں۔ اجرک کی چھپائی ایک طرف بھی کی جاتی ہے اور کپڑے کے دونوں طرف بھی۔ اجرک سندھ کا ایک خاص تحفہ ہے۔

سندھی کھیس' سوسی اور لنگی کے نمونے بھی قابل قدر ہیں۔ علاوہ ازیں محراب پور میں ایشیاء کی سب سے بڑی گڑ کی منڈی بھی موجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جہاں ہر گڑ کی کئی قسمیں لائی اور فروخت کی جاتی ہیں۔

کھیلیں

کھیلوں میں میلے اور ملاکھڑے پورے علاقے میں بڑی مقبول تفریحات کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اور اپنے اچھوتے پن کی وجہ سے مشہور ملہ بھی سندھی کشتی کا ایک انوکھا ہنر ہے۔

بیل گاڑیوں کی دوڑ' مرغوں کی لڑائی بھی مقبول عام مشاغل کا درجہ رکھتے ہیں۔

وادی سندھ میں بہت پہلے مشینی ترقی کا پتہ رہٹ یعنی نار' ہرلو یا ایٹ' بلوودھو' ٹنگن' بیلھن اور رجنگ کی بناوٹ سے چلتا ہے۔

دریائے سندھ نے گذشتہ صدیوں میں بار بار اپنے رستے اور شرقاً غرباً چوڑائی بدل کر جہاں پرانے مناظر اور شہر نیست و نابود کر دیئے ہیں وہاں نئے نئے مرغزار اور نئے میدان نئی بندرگاہیں' نئی منڈیاں اور ابھرتے ہوئے شہر جبین زمین پر سجا دیئے ہیں۔

خیر پور

میران خیر پور سندھ میں میر سہراب خان بن چاکر خان خیر پور کا پہلا فرمانروا تھا۔ میر سہراب خان 1745ء میں پیدا ہوا۔ اپنے گھرانے کے رسم و رواج کے مطابق تعلیم و تربیت پائی۔ اور میران تالپور کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک ہو کر داد شجاعت دیتا رہا جو اس زمانے میں پیش آئے۔

جب 1784ء میں تالپوروں نے سندھ کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تو خیر پور کے علاقے میں میر سہراب خان نے اپنی باقاعدہ حکومت قائم کی۔

میر سہراب خان ایک بیدار مغز اور دور اندیش حکمران تھا اس لئے بیرونی دشمنوں سے حفاظت اور مدافعت کے لئے خیر پور سے پندرہ میل کے فاصلے پر قصبہ احمد آباد موجودہ کوٹ ڈی جی کی پہاڑی کے اوپر ایک مستحکم قلعہ تعمیر کروایا۔ جو میر کی آنکھ کے طور پر کام کرتا تھا۔ قلعے کے چاروں طرف فصیل اور پہاڑیوں پر مورچے بنائے گئے۔

کوٹ ڈی جی

کراچی سے سکھر جاتے ہوئے سکھر سے 65 میل قبل بائیں طرف کوٹ ڈی جی میں موجود چونے کے پتھر کے بلند و بالا پہاڑی ٹیلے کے اوپر ایک مستحکم قلعہ کھڑا نظر آتا ہے۔ جیسے وہ آنے جانے والوں کی نگرانی اور رہنمائی کا کام کر رہا ہو۔

تین پہاڑی ٹیلوں پر بنا ہوا یہ قلعہ سرخ ٹائل سے بنا ہوا ہے۔ جن کی چنائی گچ اور مٹی کے آمیزے سے کی گئی ہے۔ قلعے کی دیواریں اڑھائی فٹ سے 3 فٹ موٹی ہیں۔ جس کے ساتھ ساتھ اندرونی طرف تقریباً 5 یا 6 فٹ چوڑی ایک چھت ہے۔ جس کے نیچے محرابی دروازوں کے کمرے بنے ہوئے ہیں جو فوجی بیرکس کا کام دیتے تھے۔

کوٹ ڈی جی کا یہ پرشکوہ قلعہ تین حصوں میں منقسم تھا ایک حصہ فوج کے لئے تھا' ایک حرم کے لئے اور تیسرا حصہ دربار کا تھا۔

قلعے کا داخلی دروازہ عظمت رفتہ کی یاد دلاتا ہے۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک ڈیوڑھی ہے اور ڈیوڑھی سے آگے صحن ہے جس میں پانی کا ایک کنواں موجود ہے۔ جہاں سے فوج' جانور اور دوسرے رہائشیوں کو پانی پینے کے لئے دیا جاتا تھا۔

داخلے پر قلعہ کے اندر ہمیں دو راستے نظر آتے ہیں۔ ایک راستہ نسبتاً چوڑا ہے جو فوجی سڑک کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اور دوسرا سیڑھیوں پر مشتمل ایک مختصر راستہ ہے۔

بڑا اور کشادہ راستہ ہاتھیوں اور فوجوں کی گذرگاہ کے لئے استعمال ہوتا تھا اور چھوٹی سیڑھیوں والا رستہ حکمران اور ان کے حرم کے لئے۔

میدان میں آنے جانے کے لئے داخلی دروازے کے آگے ایک اور دروازہ ہے جو فوجی چھاؤنی میں داخلے کا دروازہ ہے اور یہیں فوجی رہائش بھی رکھتے تھے۔ فوجوں کے لئے چراغ خانہ اور پانی کا ذخیرہ بھی اسی جگہ پر ہے اس تالاب میں خچروں اور ماشکیوں کی مدد سے پانی بھرا جاتا تھا۔

فوجی چھاؤنی کے بعد حرم کا حصہ ہے۔ میر سہراب خان کی اصل رہائش قلع سے باہر کچھ فاصلے پر واقع ایک پہاڑی ٹیلے پر قائم ایک محل میں تھی لیکن جنگ کے دنوں میں قلعے میں رہائش منتقل کر لی جاتی تھی۔

حرم خوابگاہوں' بیٹھنے کے کمروں ایک باورچی خانے اور نوکر خانے پر مشتمل تھا جو اب امتداد زمانہ کے باعث بوسیدہ ہو چکا ہے۔ حرم کی عظمت و حالیہ خوبصورتی بھی آشکار کرتی ہے کہ حرم اندر سے نہایت خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب حرم کی چھتیں ناسمجھ لوگوں کی دست برد کا شکار ہو کر اپنے رنگوں سے محروم ہو گئی ہیں۔

قلعہ کا تیسرا حصہ دربار پر مشتمل تھا۔ جہاں ایک چھوٹی سی بارہ دری بنائی گئی ہے۔ یہیں بیٹھ کر میر صاحبان فیصلے کیا کرتے تھے۔

مشرقی دیوار کے ساتھ ہی مجرموں کو پھانسی دینے کے لئے سولی لگائی گئی تھی قلعے کے اندر فوجی بیرکس کے ساتھ ہی ایک قید خانہ تھا جس کے داخلے کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ اس قید خانے کی دیواریں تقریباً پانچ فٹ موٹی ہیں۔ قید خانے کے اوپری سوراخ میں سے کھانا وغیرہ قیدیوں کو دیا جاتا تھا۔

اس قید خانے کے بارے میں ایک دلچسپ روایت یہ بھی سننے میں آتی ہے کہ میروں کا یہ اعلان تھا کہ اس قید خانے سے جو قیدی فرار ہو جائے گا اسے اس کا جرم معاف کر دیا جائے گا۔

الغرض یہ آنکھ نما قلعہ عظمت پارینہ کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

ایلومینیم کے برتن اور ہماری صحت

ماہنامہ قومی صحت لاہور ستمبر 98ء میں مندرجہ بالا عنوان پر پروفیسر حکیم محمد اعجاز فاروقی صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ ان کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

پچھلے دنوں مجھے مریدکے سے گیارہ کلومیٹر نارووال روڈ پر قریشی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام فری طبی کیمپ میں بطور فزیشن کام کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران ہزاروں مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ کیمپ میں آنے والا تقریباً ہر شخص غذائی کمی اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کا شکار نظر آیا۔ اس کی پہلی اور بنیادی وجہ تو ہوشربا مہنگائی کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ تاہم تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ مہنگائی سے تو دیہاتی اور شہری علاقوں میں رہنے والا ہر غریب اور متوسط شخص متاثر ہے مگر دیہاتی علاقوں میں غذائی کمی اور پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا افراد کی تعداد نسبتاً زیادہ کیوں ہے۔ تو پتہ چلا کہ دیہاتوں میں ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال شہروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ مہنگائی نے جہاں عام شخص کو متوازن غذا کے استعمال سے محروم کر دیا ہے وہاں پر لوہے، تانبے اور پیتل کے برتنوں کا استعمال بھی متروک ہو گیا ہے اور اس کی جگہ نسبتاً سستی اور ہلکی دھات ایلومینیم کے برتنوں نے لے لی ہے۔ اب ہر گھر میں کھانے پینے اور عام استعمال کے سبھی برتن ایلومینیم کے بنے ہوئے ہیں۔ اکثر ہوٹلوں اور چائے خانوں میں چائے کی کیتلی ایلومینیم کی ہوتی ہے۔ لوہے، تانبے اور پیتل کی دھاتوں پر ایلومینیم کو اس لئے ترجیح دی گئی کہ یہ زنگ آلود نہیں ہوتی۔ ہلکی، چمکدار اور خوبصورت دکھائی دینے کے علاوہ نسبتاً سستی ہے۔

لیکن اس بات کا علم معدودے چند لوگوں کو ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں میں کھانے پینے سے اس برتن کے اجزاء گھل کر کھانے پینے کی اشیاء میں شامل ہو کر ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں جو انسانی صحت کیلئے نہایت مضر اور مہلک ہوتے ہیں۔ اس دھات کو جسے عام پڑھا لکھا شخص ایلومینیم کہتا ہے اور ان پڑھ اور دیہاتی لوگ اسے سلور کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر آپ اس دھات کے کسی برتن کو دانتوں سے کھرچ کر زبان سے اس صاف اور چمکتی سطح کا ذائقہ چکھیں تو پھٹکڑی کا سا ذائقہ معلوم ہو گا۔ دراصل پھٹکڑی کو انگلش میں ایلم اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں ایلومینیم کا ایک جز موجود ہوتا ہے۔

اگر آپ تجربہ کرنا چاہیں تو ایلومینیم کے برتن میں پانی کو جوش دیں ازاں بعد اس پانی کو ٹھنڈا ہونے پر ایک صاف شیشے کے گلاس میں رکھ دیں تھوڑی دیر کے بعد آپ کو گلاس میں ایلومینیم کے ذرات تہ نشین ملیں گے۔ اس طرح ترش اشیاء مثلاً لسی، دہی وغیرہ کو اگر اس برتن میں ڈالیں گے تو بہت زیادہ ایلومینیم کے ذرات اس میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض افراد قہوہ، چائے یا دودھ وغیرہ ایلومینیم کی چھلنی میں چھانتے ہیں ایسا کرنے سے بھی اس میں کافی حصہ ایلومینیم کا شامل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی کھانے پینے کی چیز صرف آدھ گھنٹہ تک ایسے برتن میں پڑی رہے تب بھی اس میں ایلومینیم کے کافی ذرات شامل ہو جاتے ہیں۔

ایلومینیم کے برتن میں کچے آم مریض کو پکا کر کھلائے جائیں تو فوراً قے اور دست ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح ایسے برتن میں اچار، سرکہ وغیرہ رکھ کر ان اشیاء کو استعمال کریں تب بھی مذکورہ بالا صورتحال پیش آتی ہے۔

ایلومینیم کا انسان کے مختلف اعضا پر نہایت مہلک اثر ہوتا ہے۔ ایلومینیم کے مرکبات معدے میں پہنچ کر زخم پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں اور انتڑیوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں میں کھانے پینے والے افراد کا ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ وہ اکثر پیچش اور قے کے عوارض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ ان کا جی متلاتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے، معدے کا السر اور خون میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ ابھی چند روز پہلے زی ٹی وی پر ایک ماہر نے انکشاف کیا ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں میں کھانا پکانے سے پاگل پن سمیت متعدد دماغی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کیلشیم اور آئرن کی کمی والے افراد میں ان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایلومینیم کے برتنوں میں سبز پتوں والی سبزیاں، ٹماٹر اور دالیں وغیرہ پکانے سے ایلومینیم کی زیادہ مقدار انسانی جسم میں جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں مصالحہ اور تیل بھی ملا ہوتا ہے۔

غرضیکہ پوری تحقیق کے بعد یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال طبی طور پر مضر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان برتنوں کے استعمال سے پرہیز رکھیں اور ان میں ایسی اشیاء نہ پکائیں جن میں تیزابی مادے والی چیزیں یا کھاری اجزاء شامل ہوں۔

دنیا بھر میں اغوا برائے تاوان

دنیا بھر کے کئی ممالک میں اغوا برائے تاوان کا مسئلہ ایک مقبول صنعت بن گیا ہے۔ گذشتہ سال ان وارداتوں میں 60 فیصد اضافہ ہوا۔ دنیا بھر میں گذشتہ سال 14 سو اغوا ہوئے۔ ان میں کولمبیا کا ملک سرفہرست رہا ہے۔ میکسیکو دوسرے نمبر پر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب طاہر صدر محلہ دارالبرکات کا گوجرانوالہ جاتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے نزدیک مورخہ 98-11-23 کو ایک ایکسیڈنٹ میں بازو پر کچھ چوٹیں آئی ہیں ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد منشا طاہر صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ فروری 1998ء سے فالج اور ہائی بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب آفیسر حبیب بینک لمیٹڈ لاہور پچھلے ماہ سے ہیپاٹائٹس کے سبب صاحب فراش ہیں۔ کمزوری کافی ہے۔ ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم فضل الٰہی صاحب سکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) سابق نائب ناظر امور عامہ کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ریٹائرڈ پولٹری ریسرچ آفیسر دل کا دورہ پڑنے پر 18-نومبر 1998ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 19-نومبر 98ء کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی۔ تدفین ربوہ میں عام قبرستان میں ہوئی۔ بعد تدفین دعا مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے کروائی۔ مرحوم فدائی احمدی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

○ مکرم سید محمد ہارون بخاری صاحب ابن سید محمد ہاشم بخاری صاحب جہلم میں 98-11-20 کو بعمر 64 سال وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ محکمہ تعلیم پنجاب میں سروس کی اور بطور پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت میر محمد قاسم بخاری رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ جبکہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری آپ کے والد کے ماموں تھے۔ بوقت وفات آپ سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع جہلم کے عہدے پر کام کر رہے تھے۔

98-11-21 کو آپ کی نماز جنازہ جہلم کے مقامی قبرستان میں امیر ضلع جہلم مکرم میجر مرزا نصیر احمد صاحب نے پڑھائی اور بعد از تدفین انہوں نے ہی دعا کروائی۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اہم اعلان

○ عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (I C T P) ٹریسٹ اٹلی نے نویں I C T P ڈپلومہ پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ ایک سالہ ایڈوانس ٹریننگ پروگرام مندرجہ ذیل فیلڈز میں آفر کیا جا رہا ہے۔

1-Condensed Matter Physics

2-High Energy Physics

3-Mathematics

پروگرام ستمبر 99ء سے اگست 2000ء کے دوران ہو گا۔ یہ ڈپلومہ صرف ان طلبہ کو دیا جائے گا جو امتحان اور مقالہ کو مکمل کریں۔ کامیاب طلبہ کے لئے موقع ہو گا کہ وہ انٹرنیشنل سکول آف ایڈوانس سٹڈیز میں Ph.D پروگرام میں داخلہ حاصل کر سکیں۔ اس ڈپلومہ پروگرام میں داخلہ کے لئے متعلقہ مضمون میں M.Sc ہونا ضروری ہے۔ طلبہ کا انتخاب سابقہ تعلیمی ریکارڈ اور Recommendations پر ہو گا۔

چند سکالرشپ ان طلبہ کو دیئے جائیں گے جو اس معیار پر پورا اتریں گے۔ چونکہ ڈپلومہ پروگرام کی کوئی فیس نہیں ہے اس لئے سکالرشپ رہائش وغیرہ کے لئے دیا جائے گا۔ جو طلبہ سکالرشپ نہ حاصل کر سکیں گے اور داخلہ کے سلسلہ میں میرٹ پر ہوئے ان کو رہائش کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔

یہ داخلہ فارم و دیگر مطلوبہ معلومات اس ایڈریس پر لکھ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

I C T P Diploma Program

The Abdus Salam International

Centre For Theoretical Physics

Strada Costicra II 34014

TriesteItaly

یا ڈپلومہ کورس سیکرٹری کو اس ایڈریس پر E-mail کی جا سکتی ہے۔

Mosca @ ictp. Trieste.it

تمام فارم وغیرہ کے پہنچنے کی آخری تاریخ 31-دسمبر 98ء داخلہ کی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور مطلع کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لنگویجز (N I M L) اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1-ماسٹرز (عربی- فرنچ- فارسی)

2- سرٹیفکیٹ (عربی- دمری- بھاسا- چینی- انگریزی- فرنچ- جرمن- ہندی- جاپانی- فارسی و ڈپلومہ- رشین- سپینش تاجک- ترکش- ازبک)

ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے بیچلرز اور سرٹیفکیٹ و ڈپلومہ پروگرام ہیں داخلہ کے لئے میٹرک یا انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔

فارم وغیرہ 100 روپے کے عوض ادارہ سے 130 روپے بذریعہ ڈاک ارسال کر کے منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14-دسمبر 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور ایم اے / ایم ایس سی پرائیویٹ امتحان مندرجہ ذیل مضامین میں لیتی ہے۔

اسلامیات- عربی- اردو- فلاسفی- تاریخ معاشیات- سیاسیات- پنجابی- انگریزی- ریاضی (اگر بیچلرز میں ڈبل میتھ A اور B پڑھی ہو)

پرائیویٹ امتحان اکٹھا نہیں بلکہ سال اول کا علیحدہ اور سال دوم کا علیحدہ ہوتا ہے۔ سلیبس وہی ہے جو ریگولر طلبہ دو سالوں میں پڑھتے ہیں۔ نئے داخلوں کے بارے میں معلومات جنوری / فروری 99ء میں یونیورسٹی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یونیورسٹی کے انفارمیشن سینٹر کا فون نمبر 7310461 ہے۔ ایم اے کے امتحان کی فیس 875 روپے اور ایم ایس سی کی 1000 روپے ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس نابینا کی سالانہ ریلی

○ مجلس نابینا ربوہ اپنی سالانہ علمی، ورزشی ریلی منعقد کر رہی ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ جو نابینا بھی ملے اسے یہ اطلاع پڑھ کر سنا دیں

98-11-30 علمی پروگرام 10 تا 1 بجے صبح

98-12-1 دو کرکٹ میچ 10 تا 12 صبح اور ساڑھے تین بجے تا ساڑھے پانچ بجے شام۔ مشاعرہ 7 بجے شام بعد نماز عشاء

98-12-2 دو کرکٹ میچ 10 تا 12 صبح اور ساڑھے تین بجے تا ساڑھے پانچ بجے شام تقسیم انعامات بعد نماز مغرب

کرکٹ میچ گراؤنڈ عقب خلافت لائبریری میں ہوں گے۔

(حافظ ابراہیم جنرل سیکرٹری مجلس نابینا- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارلقضاء

○ (محترمہ اختر النساء صاحبہ بابت ترکہ مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب)

مکرم عبدالحنان صاحب وغیرہ ورثاء مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب ساکن نمبر 39/1 محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 58-14 میں مبلغ 4835/28 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم ان کی بیٹی محترمہ اختر النساء بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم عبدالحنان ملک صاحب (بیٹا)

2- مکرم عبدالمنان ملک صاحب (بیٹا)

3- محترمہ اختر النساء بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ مکرم خالد فاروق صاحب ابن مکرم محمد فیروز صاحب چھٹہ آف چک 543/EB ضلع وہاڑی کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب منیب مربی ضلع وہاڑی نے ہمراہ عزیزہ فوزیہ بتول صاحبہ بنت مکرم ملک ناصر محمود صاحب اعوان -/30000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی دن رخصتانہ ہوا اور رخصتی کی دعا مکرم محمود احمد صاحب منیب نے کرائی۔

9-نومبر 1998ء مکرم طارق جاوید صاحب مربی سلسلہ نے عزیز مکرم ساجد فاروق صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شازیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب -/25000 روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن رخصتانہ ہوا۔

عزیزان خالد فاروق و ساجد فاروق مکرم چوہدری اللہ داد صاحب چھٹہ نمبردار (وفات یافتہ) چک نمبر 543/EB کے پوتے ہیں۔ عزیزہ فوزیہ بتول مکرم ملک سلطان علی صاحب اعوان کی پوتی ہیں۔ 10-نومبر کو مکرم محمد فیروز صاحب چھٹہ نے دونوں بیٹوں کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم داؤد عزیز احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-8-8 کو بچی سے نوازا ہے۔ اس کا نام قدسیہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف ٹورانٹو (کینیڈا) کی نواسی اور مکرم چوہدری غلام قادر صاحب آف رحمٰن کالونی ربوہ کی پوتی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

○ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد خالد صاحب حال مقیم جرمنی کو بیٹا عطا کیا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "مطاہر احمد خالد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحئی صاحب کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے اس بچے کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر زندگی اور دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
26- نومبر- غروب آفتاب 5-07
27- نومبر- طلوع فجر 5-18
27- نومبر- طلوع آفتاب 6-45

عالمی خبریں

خطرناک مثال

عراق نے الزام لگایا ہے کہ صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لندن پلان کے ذریعے امریکہ اور برطانیہ نے گھٹیا اور خطرناک حرکت کی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی عراقی غداروں کے ساتھ مل کر صدام حسین کے خلاف سازش عراق کے اندرونی معاملات میں کھلی مداخلت اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی بدترین خلاف ورزی ہے۔ جمہوریت اور امن کے ٹھیکیداروں کی یہ حرکت عراق اور عرب دنیا کے اقتدار اعلیٰ کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ اس سے دنیا میں دہشت گردی کو فروغ ملے گا۔

غزہ ائرپورٹ فلسطین کے حوالے

غزہ کا ائرپورٹ فلسطین کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یہ حوالگی امن معاہدے کے تحت عمل میں آئی ہے۔ ہوائی اڈے پر ان ممالک کے جہازوں کو اترنے کی اجازت نہیں ہوگی جو سرکاری طور پر اسرائیل کے خلاف حالت جنگ میں ہیں سب سے پہلی پرواز مصر کی اتری۔ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے استقبال کیا۔

شمالی روس میں شدید سردی

شمالی روس میں شدید سردی نے 170 - جانیں لے لیں۔ ہلاک ہونے والوں کی اکثریت 40 سال سے زائد عمر لوگوں کی ہے۔ ریڈیو ماسکو نے بتایا ہے کہ یہ لوگ سردی سے ٹھٹھر کر ہلاک ہو گئے۔

62- بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی تازہ کارروائیوں کے نتیجے میں 62- بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ جموں میں بم دھماکہ ہونے سے چھ پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

ایک حیرت انگیز ٹینک

امریکہ نے ایک ایسا ٹینک ایجاد کیا ہے جو دیکھتے دیکھتے دشمن کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ ساٹھ ٹن وزن ٹینک چیملون منٹوں میں دشمن کی نظروں سے غائب ہو کر زیر زمین چلا جاتا ہے اور چند لمحوں میں دوبارہ حملہ کر دیتا ہے۔

سوویت یونین کا حشر یاد رکھیں

افغان رہنما گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ امریکہ افغانستان میں مداخلت سے پہلے سوویت یونین کا حشر یاد رکھے۔ افغان مسئلہ کا حل متحارب دھڑوں میں جنگ بندی اور وسیع البنیاد حکومت کا قیام ہے۔ امریکہ افغانستان میں اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

ویت نام میں طوفان

ویت نام میں خوفناک سمندری طوفان سے 100- افراد ہلاک ہو گئے۔ بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہیں۔ بارشوں اور سیلاب نے بھی تباہی مچادی۔

163- سپاہی گرفتار

انڈونیشیا میں ملٹری پولیس نے 163- سپاہیوں کو خونریزی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ انڈونیشیا میں طلباء کے مظاہرے جاری ہیں جس میں ان سپاہیوں پر 15- افراد کی ہلاکت اور 400 کو زخمی کرنے کا الزام ہے۔ ان سپاہیوں کو 21- روز تک جیل میں رکھا جائے گا۔

چین کے صدر کا دورہ جاپان

چین کے صدر جیانگ زیمن روس کا دورہ مکمل کرنے کے بعد جاپان پہنچ گئے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان میں کسی چینی سربراہ مملکت کا یہ پہلا دورہ ہے اس سے قبل جاپان کی طرف سے جاپان کے جنگی جرائم پر معافی مانگی جا چکی ہے۔

ایران نے فوج ہٹالی

معلوم ہوتا ہے کہ ایران افغان تنازعے میں کچھ کمی آگئی ہے۔ کیونکہ ایران نے افغانستان کی سرحد پر تعینات اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹالیا ہے۔

ملکی خبریں

کولمبیا کے ماہرین پر حملہ

کراچی میں کولمبیا کے ان ماہرین پر دہشت گردوں نے حملہ کر دیا جو دہشت گردی کا مقابلہ کرنے میں مشورے دینے کی غرض سے وزیر اعظم نے خاص طور پر منگوائے ہیں۔ بکتر بند گاڑی میں موجود ہونے کی وجہ سے ماہرین بچ گئے۔ یہ ماہرین لیاقت آباد کا دورہ کر رہے تھے۔ کہ دو مسلح موٹر سائیکل سواروں نے اچانک گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ حملہ آور بعد ازاں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

نفاذ شریعت کا فائدہ

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت سے ہی مجرموں کو دنوں میں سزا مل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا خدا اور تیرہ کروڑ عوام میرے ساتھ ہیں۔ ہم نے سندھ میں اپنی حکومت ختم کر کے گورنر راج نافذ کیا ہے۔ اس پر مخالفین کیوں واویلا کر رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر کراچی میں امن قائم ہونے پر پریشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قومی آزادی کا سودا نہیں کر سکتی۔ خود روزگار سکیم کے لئے اڑھائی کھرب (250- ارب) روپے مخصوص کرنے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہر کسی کو قرضہ ملے گا۔ پاکستان ضرور ترقی کرے گا۔ ہم اندھیروں سے روشنی کی طرف آرہے ہیں۔ وزیر اعظم نے خلیجی جنگ کے متاثرین میں معاوضے کے چیک بھی تقسیم کئے۔ یہ معاوضہ اقوام متحدہ کے ذریعے ادا کیا جارہا ہے۔

بلدیاتی سربراہوں کا انتخاب

حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کا الیکشن 15- دسمبر کو ہوگا۔ نومنتخب کونسلر اپنے سربراہوں کا انتخاب شو آف ہینڈز کے ذریعے کریں گے۔ جسٹس قیوم نے شیڈول کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں ذاتی طور پر یہ انتخاب بیلٹ کے طریق کار کے تحت کرانے کے حق میں ہوں۔ یہ الیکشن غیر جماعتی ہیں۔ اس لئے سیاسی جماعتیں نامزدگی سے گریز کریں ورنہ الیکشن اتھارٹی اپنے اختیارات استعمال کرے گی۔

شو آف ہینڈ چیلنج ہو سکتا ہے

ماہرین کا کہنا ہے کہ بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کے انتخاب میں شو آف ہینڈ کا طریقہ کار عدالت میں چیلنج ہو سکتا ہے آئین کے مطابق کوئی الیکشن شو آف ہینڈز کے ذریعے نہیں ہو سکتا۔ لیکن بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کے لئے شو آف ہینڈز کا طریق قانون میں شامل کر لیا گیا ہے۔ آئین سے متصادم قانون منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

اگلے برس مزید 10- ہزار

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ اگلے برس کاشتکاروں کو مزید 10- ہزار سستے ٹریکٹر دیئے جائیں گے وہ کاشتکاروں کو قرعہ اندازی کے ذریعے سستے ٹریکٹر دینے کے موقع پر خطاب کر رہے تھے فی ٹریکٹر ایک لاکھ روپیہ قیمت حکومت نے کم کر کے یہ ٹریکٹر تقسیم کئے ہیں۔

محمود اکبر کے قاتل ہلاک

سابق ایم این اے محمود اکبر مرحوم کے 3- قاتلوں سمیت ان کا ایک ساتھی پولیس مقابلہ میں ہلاک ہو گیا۔ یہ افراد ایک گاڑی چھین کر لے جا رہے تھے کہ انسپکٹر سی آئی اے رائے ضمیر کو خبر ہو گئی۔ اس نے تعاقب کیا اور راجنیانوالہ کے قریب مقابلہ ہو گیا۔ ایس ایس پی شیخوپورہ کی طرف سے پولیس افسر کو انعام دینے اور ترقی کی سفارش کی گئی ہے۔ مرنے والوں میں تین سگے بھائی محمود اکبر قتل کیس میں نامزد ملزم تھے۔

جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے

اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارش کی ہے کہ جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔ کونسل نے حکومت کو معیشت کو سود سے پاک کرنے کے لئے تجاویز دے دی ہیں۔

سود کے خلاف اپیل

صدر مملکت رفیق تارڑ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سود کے خلاف اپیل واپس لے رہی ہے۔ یاد رہے کہ ماضی میں سود کے خلاف اعلیٰ عدالت نے جو فیصلہ کیا تھا اس کا نفاذ حکومت نے فیصلہ کے خلاف اپیل کر کے روک دیا تھا۔

عدالت کا وقت ضائع نہ کریں

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ میں فاضل جج مسٹر جسٹس قیوم نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ دونوں طرف کے وکلاء عدالت کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

ڈیپ فریزر برائے فروخت
ایک عدد ڈیپ فریزر ویوز ٹرپلیٹ 18 کیوبک فٹ اچھی حالت میں قابل فروخت ہے۔ رابطہ مبارکہ منیر 17/7 دارالعلوم غربی المبارکہ یونیورسٹی روڈ ربوہ فون: 211208

رحمٰن بے بی سائیکل
بچہ سائیکل، بے بی کارٹ، واکر، پنگوڑے، جھولے، پرام، کاریں، سکوٹر، میز کرسی تمام منفرد ورائٹی کا مرکز
نور سائیکل ورکس نزد یادگار چوک
دوکان 999 گھر 212890 ربوہ

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز • واشنگ مشین • ٹی وی ڈیلرز
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ مسجد چاہ بلڈنگ رائل پیلس گراؤنڈ
فون: 7223228، 7357309 لاہور

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379